UNIVERSAL LIBRARY

OU_226213

UNIVERSAL LIBRARY

القرآن والمهدیٰ امامنا اٰمنّا وصدّقنا

قرآن اور مہدیؑ مہدیوں کے امام ہیں سب مہدویوں نے قرآن اور مہدی پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی

الحمد للہ والمنۃ

الحجۃ

مولفہٗ

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باہتمام جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد

بغرض افادۂ قومی

۱۳۶۴ھ

۲۹۰

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز و پبلشرز

قیمت ۸ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہست کلید درِ گنج حکیم

(از نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت میاں ملک سلیمان علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ سراج الامت محی السنت ماحی البدعت واقف اسرار صمدی کاشف انوار محمد و مہدی مجتہد الزماں محقق آلاوان بندگیا نسبد قاسم علم صوری و معنوی میں مقتدایان وقت کے لئے ضوءِ شمس تھے اور آپ کے حکم و کلام کی قبولیت پر گروہ حق پژوہ نے اتفاق فرمایا تھا طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ. بمقام چاپور حضرت بندگیا نسبد محمود ویدنجی خاتم مرشد حسین ولایت رض کے حضور میں پیدا ہوئے اور حسین ولایت رض کے مبشر و منظور رہیں اور آپ اپنے علم ظاہری و باطنی فضائل کے ساتھ زہد و تقویٰ میں وحید العصر تھے آپ نے کبھی سیم و زر کو ہاتھ میں نہیں لیا. آپ کے مرشد و والد بزرگوار حضرت بندگیا نسید یوسف ثانی رض نے روپیوں کی سویت کرتے ہوئے فرمایا کہ "قاسم جی بگیر ایں سویت شما است" (قاسم جی لو یہ تمہاری سویت ہے) تو چونکہ مرشد کے ہاتھ سے سویت نہ لینی بے ادبی تھی یہ دیو جہ آستین کو ہتھیلی پر کھینچکر سویت لے لی. حضرت یوسف ثانی رض نے فرمایا کہ قاسم جی یہ کیا ہے کہ بندہ تو روپیہ ہاتھ میں لیتا ہے اور تم نہیں لیتے تو عرض کیا کہ خوند کار کی ذات گرامی صفات کیلئے زر اور خاک برابر ہے اور میرے لئے زر زر ہے اور خاک خاک ہے. سبحان اللہ وبحمدہ کہ اس مشکل کو مجتہد کے بغیر کون حل کرسکتا ہے کہ اپنے مرشد و والد بزرگوار کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو زر سے آلودہ نہ کیا (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی گلشن پنجم چمن چہارم مولفہ میاں ملک سلیمان رح)

حضرت میاں شیخ مصطفےٰ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

قال سید الانام علیہ الصلوات والسلام کل نقی الی۔ یعنی ہر کہ برخاستہ از جان و تن است بقین دانید کہ او فرزند من است ہر کہ بخواہد کہ در زمرہ آلِ رسول درآید بر و لازم است کہ از تدبیر معیشت بدر آید (ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت میاں شیخ مصطفےٰ گجراتی رح مطبوعہ مکتوب ۱۳)

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر پرہیزگار میری آل ہے یعنے جو شخص کہ جان و تن سے اٹھا ہوا ہے (یعنے جان و تن پیدا کرنے والے پر جان و تن نثار کرنیوالا ہے) یقین کیا تو جانو کہ وہ میرا فرزند ہے اور جو شخص آلِ رسول ص کے زمرہ میں داخل ہونا چاہے تو اُسپر لازم ہے کہ معیشت کی تدبیر کو ترک کرے۔

از احقر دلاور

الحجة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی وعد بلسان رسولہ النبی المحمود فی آخر الزمان ببعث ولیہ المهدی الموعود صلی اللہ علیهما وعلی آلهما الامجدین وعلی من تبعهم باحسانٍ[1] الی یوم الدین اما بعد فقد صنف هذہ الرسالة السید قاسم بن الحضرت المغفور السید یوسف سقی اللہ تربہ وجعل الجنة مثویہ۔

الفصل الاول فی بیان مکان خروج المهدی امام آخر الزمان وحسبه ونسبه. قال فی عقد الدرر المهدی من ولد الحسین بن علی رضی اللہ عنہ مولدہ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی محمود آخر الزماں رسول کی زبان سے اپنے ولی مهدی موعود کی بعثت کا وعدہ کیا درود نازل کرے اللہ قیامت تک ان دونوں پر اور ان کی آل اشرف اور ان لوگوں پر جنھوں نے خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب کیا تھا اُن دونو کی پیروی کی لیکن حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اس رسالہ کو سید قاسم ابن حضرت مغفور سید یوسف سیراب کرے اللہ انکی خاک نمناک کو (اپنی رحمت سے) اور انکا ٹھکانہ بنائے جنت کو، تصنیف کیا ہے۔

پہلی فصل امام مهدی آخر الزماں علیہ السلام کے مقام ظہور اور آپ کے حسب و نسب کے بیان میں عقد الدرر میں کہا ہے کہ مهدی حسین ابن علیؓ کی اولاد سے ہے اس کا مقام ولادت

---

[1] سئل رسول اللہ صلعم ما الاحسان یا رسول اللہ صلعم قال الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (ملاحظہ ہو شفاء المومنین مولفہ حضرت مجتہد گروہؒ) رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ احسان کیا چیز ہے یا رسول اللہ صلعم تو آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اس طرح عبادت کر کہ تو اللہ کو دیکھتا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا ہے تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

بکابل او بهند ثم يقصد الی مكة فيجاوز بمكة
الی آخرها. واورد احمد ن البيهقي
في شعب الايمان في فصل دلائل النبوة
من ثوبان الثوري رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم اذا رأيتم الرايات
السود قد جاءت من قبل خراسان
فأتوها فان فيها خليفة الله المهدي وايضا
من ثوبان الثوري رواية اخری اذا
طلعت الرايات السود من قبل المشرق فبايعوا
فان فيه خليفة الله المهدي. وفي رواية
اخری قوله عليه السلام اذا رأيتم الرايات
السود قد جاءت من قبل الخراسان فبايعوه
ولو حبوا على الثلج فان فيه خليفة الله
المهدي. اورده الكرام عبد الملك
في رسالته. وايضا روی الامام
البيهقي في شعب الايمان ان مولد
المهدي بهند من ولد الحسين من قبل
المشرق. اخرجه الامام الحافظ ابو
عبد الله نعيم بن حماد والحافظ ابو
القاسم الطبراني وفيه رواية اخری
ان مولده بهند او بكابل. وروی عن
عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول
الله صلی الله عليه وسلم يخرج المهدي من ولد الحسين

کابل میں ہوگا یا ہند میں پھر قصد کریگا مکہ کا پس تجاوز
کریگا مکہ سے آخر حدیث تک ۔ اور لایا ہے احمد
بیہقی نے شعب الایمان میں دلائل نبوت کی فصل
میں ثوبان ثوریؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے
جب دیکھو تم کالی جھنڈیوں کو جو آئی ہیں خراسان
کی طرف سے پس آؤ تم اُن کے پاس کیونکہ اُن میں
اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور نیز ثوبان ثوریؓ سے
دوسری روایت ہے جب ظاہر ہوں کالی
جھنڈیاں مشرق کی جانب سے تو بیعت کرو تم اُس سے
کیونکہ اُس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور دوسری
روایت میں قولؐ کا ہے کہ جب تم دیکھو کالی جھنڈیوں
کو کہ وہ آئی ہیں خراسان کی جانب سے تو بیعت
کرو تم اُس سے اگرچہ رینگنا پڑے برف پر کیونکہ اُس
میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے لایا ہے اس کو کرام
عبدالملک نے اپنے رسالہ میں ۔ اور نیز روایت
کی ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدی
کی پیدائش کی جگہ ہند مشرق میں ہے وہ حسینؓ
کی اولاد سے ہوگا سند سے بیان کیا ہے اس کو امام
حافظ ابو عبداللہ نعیم بن حماد اور حافظ ابو القاسم
طبرانی نے اور اس میں دوسری روایت یہ ہے
کہ مہدی کی پیدائش کا مقام ہند میں ہے یا کابل
میں ہے ۔ اور روایت کیگئی ہے عبداللہ ابن عمرؓ
سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے ظاہر ہوگا مہدی امام حسینؓ

من المشرق۔ وورد فی فتوحات المکی
من شعر علی رضی اللہ عنہ۔

الا ان ختم الاولیاء شہید
وعین امام العارفین فقید
ھو السید المھدی من آل احمد
ھو الصارم الھندی حین یبید
ھو الشمس یجلو کل غیم وظلمۃ
ھو الوابل الوسمی حین یجید

وایضا ذکر فیہ من تعریف المھدی ع
اذا خرج ھذا الامام المھدی
فلیس لہ عدو مبین الا الفقہاء
خاصۃ لانہ لا یبقی ریاستھم الآخر

الفصل الثانی فی بیان زمان ظہور
المھدی ع عن ابی ھریرۃ فیما اعلم
عن رسول اللہ صلعم انہ قال ان اللہ
یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل
مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔
وکذا قال الولی الکامل السید محمد
گیسو دراز فی ملفوظہ وقیل فی ملفوظ شاہ ید اللہ
فذاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بان یکون من امتی علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد الدین وفی المائۃ
الاخرۃ العشرۃ لا یکون سوی المھدی

کی اولاد سے مشرق کی جانب سے ۔ اور آئے ہیں
فتوحات مکی میں حضرت علی رضہ کے شعر

سنو بیشک خاتم الاولیا شہید ہے (تمام سابقہ امتوں پر گواہ ہے)
اور راس امام العارفین کی نظیر گم ہے (نظیر نہیں ہے)
وہ سید مہدی ہے جو آل احمد سے ہوگا
وہ ہندی تلوار ہے جو وقت کہ وہ ہلاک کریگا (بدعتوں اور گمراہوں کو اگر ہو)
وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھیرے کو دور کرتا ہے
وہ موٹے بوندوں والی موسمی بارش ہے جو وقت کہ وہ برستا ہے

اور نیز اس میں (فتوحات مکی میں) مہدی کی تعریف
ذکر کیگئی ہے کہ جب نکلے گا یہ امام مہدی تو اُس کا
کھلا دشمن نہیں ہے خصوصاً سوائے فقہا کے کیونکہ اُنکی
ریاست باقی نہیں رہے گی ۔ الخ

دوسری فصل ظہور مہدی کے زمانے کے بیان میں
حضرت ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہا جو میں جانتا
ہوں رسول اللہ سے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ
بھیجیگا اس امت کیلئے ہر صدی کے راس پر ایک
ایسے شخص کو جو تجدید کریگا اس امت کیلئے اُس کے
دین کی ۔ اور اسی طرح فرمایا ولی کامل سید محمد
گیسو دراز رح نے اپنے ملفوظ میں اور کہا گیا ہے حضرت
شاہ ید اللہ رح کے ملفوظ میں کہ خبر دی ہے نبی ع نے
اس بات کی کہ ہوگا میری امت سے ہر صدی کے
راس پر وہ شخص جو تجدید کرے گا دین کی اور
دسویں صدی میں نہیں ہوگا سوائے مہدی ع کے اور

[1] دسویں صدی کے لئے راس کی قید نہیں ہے

وقال علیہ السلام یخرج من امتی مهدی علی راس کل مائۃ سنۃ تسعۃ منهم لبغوی والعاشر موعود فمن امن بہ فقد امن بی ومن کفر بہ فقد کفر بی۔ وقد اتفق اصحاب التواریخ ان من یکون کذلک بل اعظمهم درجۃ بنسبۃ رسولنا علیہ السلام فی سائر الانبیاء علیهم السلام وهو فی المائۃ العاشرۃ من الهجرۃ المصطفویۃ هو المهدی لانہ خاتم ولایۃ نبینا علیہ السلام وقد روی البغوی وغیرہ بعد تسع مائۃ سنۃ من الهجرۃ کما ذکر فی تنبیہ التحرز وغیرہ من الکتب وقد روی الطبری علی خمس وتسعمائۃ سنۃ من الهجرۃ و روی عن ارطاۃ قال بلغنی عن النبیؑ ان المهدی من ولد فاطمۃ بنت رسول اللهؐ یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج رجل من ولد فاطمۃ رضؓ علی سیرۃ المهدی بقائہ عشرین سنۃ ثم یموت قتیلا بالسلاح هذا الحدیث فی الباب الثانی فی رسالۃ برهان المهدی اخرج الترمذی

فرمایاؑ نے (یہ روایت بھی اسی ملفوظ کی ہے) نکلے گا میری امت سے مہدی ہر صدی کے راس پر ان میں سے تو لغوی ہیں اور دسواں موعود ہے جو اس پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا جو اُس سے کفر کیا وہ مجھ سے کفر کیا۔ اور اتفاق کیا ہے اصحاب تواریخ نے جو شخص ہوگا ایسا بہ نسبت ہمارے رسولؑ کے تمام انبیاء میں بلکہ اُن سے بھی بڑا درجہ میں اور وہ دسویں صدی ہجری میں ہے وہی مہدی ہے اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی ولایت کا خاتم ہے اور بغوی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ نوسو ہجری کے بعد ہوگا جیسا کہ تنبیہ التحرز وغیرہ کتب میں ذکر کیا گیا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ وہ ۹۰۵ھ پر ہوگا۔ اور ارطاۃ سے روایت کی گئی کہا نبی علیہ السلام سے مجھے خبر پہنچی ہے کہ مہدی اولادِ فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہؐ سے ہیں زندہ رہیں گے پانچ برس پھر مریں گے اپنے بچھونے پر اور نکلے گا ایک مرد اولاد فاطمہ رضؓ سے سیرت مہدی پر اس کی بقا بیس برس ہے پھر وہ مریگا شہید ہوکر ہتیاروں سے یہ حدیث رسالہ برہان المهدی کے باب ثانی میں ہے ترمذیؒ نے سند سے

ـــہ ملاحظہ ہو ترمذی شریف قلمی قدیم

واورد نعیم بن حماد فی الکتاب الفتن له روایة اخری عن ارطاة قال بلغنی ان المهدی یعیش اربعین عاما ثم یموت علی فراشه ثم یخرج رجل من قحطان مثقوب الاذنین علی سیرة المهدی بقائه عشرین سنة ثم یموت قتیلا بالسلاح الخ۔

الفصل الثالث فی بیان الافتراق بین المهدی وعیسیٰ۔ واورد فی تفسیر المدارک تحت قوله تعالی اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی الآیة قوله علیه السلام کیف تهلک امة انا فی اولها وعیسی فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها کذا فی تفسیر الدرر وفی المغنی فی روایة قال علیه السلام کیف تهلک امة انا فی اولها والمهدی وسطها والمسیح آخرها ولکن بینهما فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منهم کذا فی المشکوٰة واورد فی سنن ابی داؤد قال علیه السلام کیف تهلک امة انا فی اولها وعیسی فی آخرها والمهدی من

بیان کیا ہے اور لایا ہے نعیم بن حماد نے اپنی کتاب فتن میں اور دوسری روایت سے ارطاۃ کے کہا کہ پہنچی ہے مجھے یہ خبر مہدی زندہ رہیگا چالیس برس اور پھر مریگا اپنے بچھونے پر نکلیگا ایک مرد قحطان سے سیرت مہدی پر جس کے دونو کانوں میں چھید ہونگے بقا اس کی بیس برس ہوگی پھر مریگا وہ ہتیاروں سے شہید ہوکر۔

تیسری فصل مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے نہ ملنے کے بیان میں تفسیر مدارک میں اللہ تعالی کے قول اذ قال الله یا عیسی الخ (جبکہ کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے تجاوز کرانیوالا ہوں اور تجھے اٹھانیوالا ہوں) کے تحت آنحضرتؐ کا قول کیف تهلک امة کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اسی طرح تفسیر درر میں ہے اور مغنی میں ہے ایک روایت میں کہا نے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں ہوں اور مہدی اس کے درمیان ہے اور مسیح اس کے آخر میں ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کجرو گروہ ہیں نہ وہ مجھسے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے اور لایا ہے سنن میں ابوداود کے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے پہلے حصہ میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر حصہ میں ہے اور مہدی میری

هل بيتي وسطها وبينهما فيج اعوج
اي زمان طويل كذا في
الطيبي وفي شرح صحيح
مسلم المسمى بمدار الفضلاء
قال النبي صلعم ينزل عيسى خليفة
على امتي ايضا ورد في قوله ع
ان فيه خليفة الله المهدي ومن
المسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه
انه قال قال رسول الله صلعم اذا بويع
الخليفتان فاقتلوا الآخر منهما وعلى
اما منهما انفاق وقد قال في عقيدة
الحافظية نصب الامامين في عصر
واحد لا يجوز خلافا لبعض الروافض
وقد صرح الامام سعد الدين
التفتازاني في شرح المقاصد وهو
قوله فما يقال ان عيسى يقتدي بالمهدي
او بالعكس شي لا مستند له فلا ينبغي
ان يعول عليه انتهى وقال الشيخ نجيب الدين
الواعظ الدهلوي في كتابه الموسوم بمدار الفضلا

اہل بیت سے اسکے درمیان ہے اور مہدیؑ و عیسیٰؑ
کے درمیان فیج اعوج ہے یعنی زمانہ طویل ہوگا
اور اس زمانہ میں کج رو گروہ ہوں گے اسی طرح
طیبی میں ہے اور شرح صحیح مسلم میں ہے جس کا نام
مدار الفضلا ہے فرمایا نبیؐ نے کہ اتریں گے عیسیٰؑ خلیفہ
ہو کر میری امت پر اور نیز آیا ہے قول میں ع کے
اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور مسلم سے ابو ہریرہؓ
کی روایت سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب بیعت کئے
جائیں دو خلیفے تو قتل کرو اُن دونوں میں سے ایک
کو اس حال میں کہ اون دونوں کی امامت پر اتفاق
ہو اور کہا ہے عقیدۂ حافظیہ میں قائم کرنا دو اماموں کا
ایک زمانہ میں جائز نہیں ہے اس سے بعض روافض
کو اختلاف ہے۔ تصریح کی ہے امام سعد الدین
تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں وہ یہ کہ جو کہا جاتا
ہے کہ عیسیٰ اقتدا کریں گے مہدیؑ کی یا مہدیؑ اقتدا
کریں گے عیسیٰؑ کی ایک ایسی چیز ہے کہ اسکے لئے
کوئی سند نہیں ہے پس نہ چاہئے کہ بھروسہ کیا جائے
اس پر انتہی اور کہا شیخ نجیب الدین واعظ دہلوی نے اپنی
کتاب موسوم بہ مدار الفضلا میں کہ رجوع کیا تفتازانی

سہ چنانچہ حضرت میاں سید حسین رح شارح سراج الابصار نے تحریر فرمایا ہے کہ وبینہما فیج اعوج درمیاں ایں ہر دو یعنی مہدیؑ و عیسیٰؑ زمانہ دراز باشد و در آں زمان گروہی کج رفتار باشند (ملاحظہ ہو شرح سراج الابصار) ملاحظہ ہو مخزن الدلائل مولفہ حضرت علامہ قاضی منتجب رح)

رجع التفتازانی عما قال فی شرح
العقاید وھو قولہ فما یقال ان عیسیٰ
یقتدی بالمہدی او بالعکس شیء
لا مستند لہ فلا ینبغی ان یعول علیہ
فقولہ فما یقال یحترز عما قال فی شرح
العقاید ان المہدی یصلی خلف
عیسیٰ ثم رجع عن ذلک وقال
فما یقال الخ ثم ھو یمنع ھذا القول
الجمع بین المہدی وعیسیٰ علیہما
السلام لانہ لو کان مجتمعین فلابد
بالاقتداء من احد الطرفین
فقد منع الجمع بینہما فعلم بذلک
ان الاحادیث الواقعۃ فی الجمع
بین عیسیٰ والمہدی علیہما السلام
والاقتداء باحدھما الاخر لم یصح اسنادھا
عند السلف بل اکثرھا من موضوعات الشیعۃ انتہیٰ

الفصل الرابع فی بیان الاحادیث
والروایات التی فی نعت الامام علیہ السلام
ومعرفۃ احوالہ وشرف ایمانہ وتکفیر
انکارہ۔ قال ابو اسحاق قال علیؓ و
نظر الی ابنہ الحسنؓ قال ان ابنی
ھذا سید کما سماہ رسول اللہ صلعم
وسیخرج اللہ من صلبہ رجلاً

نے اپنے قول سے کہا تھا شرح عقاید میں اور وہ قول
اس کا ہے جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ اقتدا کریں گے مہدی
کی یا بالعکس ایک ایسی چیز ہے کہ نہیں ہے سند اسکے لئے
پس نہ چاہئے کہ بھروسہ کیا جائے اس پر پس قول
انکا فما یقال (بہ ظاہر کر رہا ہے کہ) پرہیز کیا جائے
اُس سے جو اس نے کہا شرح عقاید میں کہ مہدی
نماز پڑھینگے عیسیٰ کے پیچھے (کیونکہ اس نے) پھر رجوع
کرلیا اپنے اس قول سے اور کہا فما یقال الخ پھر وہ منع کرتا
ہے مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے جمع ہونے کو کیونکہ اگر وہ
جمع ہوں گے تو ضرور ہوگی اقتدا ان دونوں میں سے
کسی ایک کی اور ان دونوں کا جمع ہونا تو منع کیا جا چکا
ہے (حدیث سے) پس اس سے معلوم ہوا کہ جو احادیث
کہ عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کے جمع ہونے اور اُن
دونوں میں سے ایک دوسرے کی اقتدا کرنے میں
واقع ہوئی ہیں اُن کی اسناد سلف کے پاس صحیح نہیں
ہے بلکہ اکثر ان میں کے شیعہ کے گھڑے ہوئے ہیں۔

چوتھی فصل اُن حدیثوں اور روایتوں کے بیان
میں جو امامؑ کی نعت اور آپ کے احوال کی معرفت
اور آپ پر ایمان لانیکے شرف اور آپ کے انکار کے
تکفیر کے بیان میں ہے۔ کہا ابو اسحاق نے فرمایا علیؓ
نے جب دیکھا اپنے بیٹے حسنؓ کو پس فرمایا تحقیق یہ میرا
بیٹا سید ہے جیسا کہ نام رکھا اس کا رسولؐ نے اور قریب
میں نکالے گا اللہ اُس کی صلب سے ایک مرد کو

يسمی باسم نبيكم يشبه في الخلق
ولا يشبه في الخلق يملأ الارض
قسطا وعدلا اخرجه الامام
ابوداؤد في سننه والامام ابو
عيسى الترمذي في جامعه
والامام ابو عبد الرحمن النيسابوري في
سننه وروي عن ابو سعيد مولى
ابن عباس قال سمعت ابن عباس
يقول قال رسول الله صلعم اني لارجو
ان لا تذهب الايام والليالي حتى
يبعث الله منا اهل البيت غلاما
شابا حدثا لم تلبسه الفتن ولم
يلبسها يقيم امر هذه الامة
كما فتح هذا الامر بنا ارجو ان
يختمه الله بنا اخرجه الحافظ
ابوبكر البيهقي في البعث
والنشور - وروي عن جابر
بن عبد الله رضي الله عنه
قال دخل رجل على ابي جعفر
محمد بن علي رضي الله عنه فقال
له اقبض مني هذه الخمسمائة
درهم فانها زكوة مالي فقال
له ابو جعفر خذها انت

جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام کے موافق ہوگا
مشابہ ہوگا وہ خُلق میں اور نہیں مشابہ ہوگا پیدائش
میں بھر دیگا زمین کو عدل و انصاف سے سند سے
بیان کیا اس کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں
اور امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی جامع میں اور
امام ابو عبدالرحمن نیساپوری نے اپنی سنن میں اور
روایت کی گئی ہے ابوسعید مولی ابن عباسؓ
کی روایت سے کہا سنا میں نے ابن عباسؓ فرماتے
تھے فرمایا رسول اللہؐ نے بیشک میں امید رکھتا
ہوں اس بات کی کہ نہیں جائیں گے نہ ختم
ہوں گے دن اور رات یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ ہم
میں سے اہل بیت کو اس حال میں کہ وہ لڑکا
نوجوان کم سن ہوگا زمانہ کے فتنے اس کو نہیں
ڈھانپینگے اور نہ زمانہ کے فتنوں کا لباس پہنے
گا اس امت کے امر کو قائم کریگا جیسا کہ ابتدا
کیگئی ہے اس امر کی ہمسے میں امید رکھتا ہوں
کہ اللہ ختم کریگا اس امر کو ہم ہی سے سند سے بیان کیا اسکو
حافظ ابوبکر بیہقی نے بعث و نشور کے بیان میں
اور روایت کی گئی ہے جابر ابن عبداللہ رضؓ کی
روایت سے کہا داخل ہوا ایک آدمی ابو جعفر محمد بن
علیؓ کے پاس پس کہا آپ سے لیجئے مجھسے اس
پانچ سو درم کو پس بیشک وہ میرے مال کی زکوٰۃ
ہے پس فرمایا اُس کو ابو جعفر نے تو خود اس کو

فضعها فی جیرانك من اهل
الاسلام والمساکین من اخوانك
المسلمین ثم اذا قام مهدینا اهل
البیت قسم بالسویة وعدل فی الرعیة
فمن اطاعه فقد اطاع الله ومن
عصاه فقد عصی الله اخرجه
الامام ابو عبد الله نعیم بن حماد
فی کتاب الفتن روی عن جابر
قال رأیت رسول الله صلعم فی
حجة یوم عرفة وهو علی ناقة
القصوی یخطب فسمعته یقول یا
ایها الناس انی ترکت فیکم ما
ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی
کتاب الله وعترتی اهل بیتی
وعن زید بن ارقم قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انی تارك فیکم ما ان تمسکتم
به لن تضلوا بعدی احدهما
اعظم من الآخر کتاب الله
حبل ممدود من السماء الی
الارض وعترتی اهل بیتی
ولن یتفرقا ابدا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف

لیے اور اُن کو صرف کر اپنے اہل اسلام پڑوسیوں
مسکینوں اور اپنے مسلمان بھائیوں میں پھر جب قائم
ہوگا ہمارا مہدی اہل بیت تو تقسیم کریگا سویت
کیساتھ اور عدل کریگا رعیت میں پس جس نے اس کی
اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُس کی
نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی سند سے
بیان کیا اس کو امام ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب
الفتن میں ۔ روایت کی گئی ہے جابرؓ سے کہا دیکھا
میں نے رسول اللہؐ کو ایک حج میں عرفہ کے دن اور
آپ اپنی ناقہ قصوی پر خطبہ پڑھتے تھے پس میں نے
اس خطبہ کو سنا فرما رہے تھے اے لوگو میں نے چھوڑی
ہے تم میں وہ چیز اگر تم اس کو پکڑے رہو (اسکی
پیروی کرو) تو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے میرے بعد وہ
چیز اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیت ہے۔
زید ابن ارقمؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے
بیشک میں چھوڑنے والا ہوں تم میں ایسی چیز اگر
تم اس سے دلیل لوگے (اپنے ہر فعل و اعتقاد پر) تو
ہرگز گمراہ نہوں گے میرے بعد اُن دونوں میں سے
ایک زیادہ بڑی ہے دوسری سے کتاب اللہ پھیلی
ہوئی رسی ہے آسمان سے زمین تک اور دوسری
میرا فرزند (مہدئ) میرا اہل بیت ہے اور یہ دونو
(قرآن اور مہدئ) ہمیشہ ہرگز جدا نہ ہوں گے یہانتک
کہ آئینگے حوض کوثر پر بس غور کرو کہ تم اُن دونوں میں

تخلفونی فیهما۔ ومن المسلم عن
زید بن ارقم قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
اما بعد الا ایها الناس انما
انا بشر مثلکم یوشك ان یاتینی
رسول ربی فاجیب وانا تارك
فیکم الثقلین اولهما کتاب الله
فیه الهدی والنور
فخذوا بکتاب الله واستمسکوا
به واهل بیتی اذکرکم
الله فی اهل بیتی اذکرکم
الله فی اهل بیتی و
روی عن علی رضی الله عنه
قال قلت یا رسول الله صلعم
امنا المهدی ام من غیرنا
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
بل منا یختم الله به الدین کما
فتحه بنا ای اظهره باتم
الظهور فی زمانه واوصل
اصحابه فی منازل المقربین
والصدیقین فهم اهل المشاهدة
والمعاینة والمکالمة و
لکن لا یعرفهم الا الله و

کیوں کر خلیفہ ہونے ہو (یعنے میرے بعد تم انھیں
کس طرح مانتے ہو اچھی طرح یا بری طرح) اور
مسلم سے زید ابن ارقم رض کی روایت سے کہا
فرمایا رسول اللہ ص نے لیکن بعد حمد و صلوٰۃ کے
اے لوگو آگاہ ہو سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر
ہوں تمھارے مانند قریب ہے کہ آئیگا میرے
پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) میں
اس کی دعوت کو قبول کروں گا اور میں تم میں
دو نفیس اور اچھی چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں
ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے
جس میں ہدایت اور نور ہے پس لے لو تم اللہ کی
کتاب کو اور پکڑے رہو اس کو اور میری اہل بیت کو
میں تمھیں اپنی اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمھیں
اپنی اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ اور روایت کیگئی
ہے علی ع سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ ص مہدی ہمسے ہوگا
یا ہمارے غیر سے تو فرمایا رسول اللہ ص نے مہدی ہمارے غیر سے
نہ ہوگا بلکہ ہمسے ہوگا ختم کریگا اللہ اس سے دین کو
جیسا کہ ابتدا کی اس کی ہم سے یعنے ظاہر کرے گا
اس کو پورا ظاہر کرنا اس کے زمانہ میں اور پہنچائیگا
اس کے اصحاب کو مقربوں اور صدیقوں کے
درجوں میں پس وہ لوگ مشاہدہ والے معاینہ
والے اور مکالمہ والے ہوں گے لیکن نہیں
پہچانیگا ان کو کوئی سوائے اللہ اور اس کے

اولیائه کما قال الله تعالیٰ اولیائی
تحت قبائی لا یعرفهم غیری اخرج
هذا الحدیث جماعة من الحفاظ
فی کتبهم منهم ابو القاسم
الطبرانی وابو نعیم الاصفهانی و
عبد الرحمن بن حاتم وابو عبد الله
نعیم بن حماد وغیرهم وقال علیه السلام
یخرج فی اخر الزمان قوم انا منهم
وهم منی وان عامتهم اولیاء الله
قال رجل یا رسول الله ما علامتهم
قال علیه السلام هم قوم لیسوا بکثرة
العلم ولیس عندهم من کتاب کثیر
یتعلمون القرآن علی کبر سنهم ویتعلمون
بالحلیة من حلاوة الایمان
والسنة تثبت فی قلوبهم من الجبال
الرواسی یبعثهم الله بالبشری
ویرضیهم بما هم فیه ویحشرهم
فی زمرة الانبیاء ویرزق العباد بسببهم
ویرفع البلاء بهم ذکر فی
مفتاح النجات وسراج السائرین
وقال فی مظهر شرح
المصابیح یصیر راغبین فی الاخرة
تارکین للدنیا ویقنعون بقوت

اولیاء کے جیسا کہ فرمایا اللہ نے میرے اولیاء
میری قبا کے نیچے ہیں اُن کو میرا غیر نہیں پہچانیگا
سند سے بیان کیا اس حدیث کو حافظوں کی
ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جن میں سے
ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی اور عبد الرحمن
بن حاتم اور ابو عبد اللہ نعیم بن حماد وغیرہ ہیں اور
فرمایا ع نے ظاہر ہوگی آخری زمانہ میں ایک قوم میں اُس
سے ہوں اور وہ مجھسے ہے اور بیشک ان کے عام لوگ
خدا کے دوست ہیں کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ
اُن کی علامت کیا ہے تو فرمایا ع نے وہ ایسے لوگ
ہوں گے جن میں علم ظاہری کی کثرت نہوگی اور
اُن کے پاس بہت سی کتابیں نہیں ہوں گی اور
وہ سیکھیں گے قرآن کو باوجود اپنے کبرسنی کے اور
ایمان کی شیرینی کے زیور کی تعلیم پائیں گے اور
سنت ثابت رہے گی اُن کے دلوں میں اونچے پہاڑوں
کی طرح بھیجے گا اللہ اُن کو خوشخبری کے ساتھ اور
راضی رکھیگا اُن کو اس حالت میں جس میں کہ وہ
ہیں اور حشر کریگا اُن کا انبیاء کے زمرہ میں اور
رزق دیگا بندوں کو ان کے طفیل سے اور اٹھا دیگا
بلا کو ان کی برکت سے یہ ذکر کیا گیا ہے مفتاح النجات
اور سراج السائرین میں۔ اور کہا مظہر شرح مصابیح
میں یہ لوگ آخرت کی رغبت رکھنے والے دنیا کو
چھوڑنے والے ہیں ہر روز ایک دن کی قوت پر قناعت

يوم فيوم ولا يدخرون المال في كل
زمان فقد وجد جماعة من المتوكلين
بهذه الصفة ولكن عامة الناس
لم يكونوا بهذه الصفة الا في زمان
المهدئ وذكر في تفسير النيسابوري
تحت قوله تعالى فسوف يأتي الله بقوم
لعل المراد منه قوم المهدئ وذكر
في العوارف ما من آية الا ولها
قوم سيعلمون بها۔ قال صاحب
الزوارف شرح العوارف
مولانا على بيرو فيفهم من ذلك
ان بعض المعاني لم يخطر
ببال الصحابة رضی الله عنهم
وسيخطر في قلوب بعض المشائخ
سيما من اصحاب المهدئ وروی
عن كعب الاحبار انه قال
انی لاجد المهدی مكتوبا فی
اسفار الانبياء عليهم السلام
ما في حكمه ظلم ولا عيب اخرجه الامام
ابو عمرو المقری فی سننه والحافظ
ابو عبد الله نعيم بن حماد وعن سالم
الاشل قال سمعت ابا جعفر محمد بن
علیؓ يقول نظر موسیٰؑ فی السفر الاول

کرتے ہیں اور کبھی مال کو جمع کر کے نہیں رکھتے ہیں
متوکلین کی ایک جماعت اسی صفت کی پائی گئی
ہے لیکن مہدی کے زمانہ کے سوا دوسرے زمانوں
میں اس صفت سے عام لوگ موصوف نہیں ہونگے
اور تفسیر نیشا پوری میں اللہ تعالیٰ کے قول فسوف
یاتی اللہ بقوم (پس قریب میں لائیگا اللہ ایک
قوم کو) کے تحت ذکر کیا گیا ہے کہ اس قوم سے
شاید مہدی کی قوم مراد ہے۔ اور عوارف میں ذکر
کیا گیا ہے نہیں ہے کوئی آیت مگر اس کے لئے
ایک قوم ہے جو قریب میں اس آیت کا معنیٰ
جانینگے۔ کہا صاحب زوارف شارح عوارف
مولانا علی بیرو نے پس اس سے سمجھا جاتا ہے
کہ بعض معانی صحابہؓ کے دل میں نہیں گذرے
اور گذرینگے وہ بعض مشائخین خصوصاً اصحاب
مہدی علیہ السلام کے دلوں میں۔ اور روایت
کی گئی ہے کعب احبار سے کہ انھوں نے کہا
بیشک میں البتہ پاتا ہوں مہدی کو لکھا ہوا
انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں نہیں ہے اس کے
حکم میں ظلم اور نہ عیب سند سے بیان کیا اس کو
امام ابو عمرو مقری نے اپنی سنن میں اور حافظ
ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے۔ اور سالم اشل سے
مروی ہے کہا سنا میں نے ابو جعفر محمد بن علیؓ
سے فرماتے تھے دیکھا موسیٰؑ نے اپنے پہلے سفر

الی ما یعطی قایم آل محمد
فقال اللهم اجعلنی قائم آل
محمد فقیل له ان ذالك من
ذریة احمد فنظر فی السفر
الثانی فوجد فیه مثل ذالك
فقال مثل ذالك فقیل له مثل
ذالك ثم نظر فی السفر الثالث فرای
مثله فقال مثله فقیل له مثل ذالك منقول
من الباب الثالث من عقد الدرر
وعن علی بن الهزیلی عن ابیه قال
دخلت علی رسول الله صلعم وهو فی
الحالة التی قبض فیها فاذا فاطمة
عند راسه والحدیث طویل ذکر فی
آخره یا فاطمة والذی بعثنی بالحق
ان منها مهدی هذه الامة اذا
صارت الدنیا هرجا ومرجا وتظاهرت
الفتن وانقطعت السبل واغار بعضهم
بعضا فلا کبیر یرحم صغیرا ولا صغیر
یوقر کبیرا فیبعث الله
عند ذالك منها من یفتح
حصون الضلالة وقلوبا غلفا
یقوم بالدین فی آخر
الزمان کما قمت به فی

ہیں (پہلی کتاب میں) اس چیز کو جو دیئے جا رہے
ہیں قائم آل محمد (مہدی) پس کہا اے اللہ تو بنا دے
مجھے قائم آل محمد پس آپ سے کہا گیا کہ وہ تو احمد کی
اولاد سے ہوگا پس دیکھا آپ نے سفر ثانی میں پس
پایا اس میں مثل اسی کے پس کہا مثل اسی کے پھر
نظر کیا سفر ثالث میں پس دیکھا مثل اسی کے پس
کہا مثل اسی کی پس کہا گیا آپ سے مثل اسی کے یہ
روایت عقد الدرر کے تیسرے باب سے نقل کیگئی ہے
اور علی ابن ہزیلی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ
کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے
پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں
کہ آپ کی روح مبارک قبض کیگئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ
بی بی فاطمہؓ آپ کے سرہانے ہیں اور حدیث
طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے
اے فاطمہؓ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا
حق کے ساتھ کہ اس امت کا مہدی اسی سے ہے
(فاطمہؓ سے ہے) جبکہ ہو جائے گی دنیا غال غول اور
فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے
ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر
رحم کریگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجے گا
ایسے وقت میں اللہ اس امت میں سے اس شخص
کو جو فتح کریگا گمراہی کے قلعوں کو اور بندلوں کو،
قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے

اول العلامات اخرجہ الحافظ ابو نعیم الاصفہانی۔ وروی عن کعب الاحبار قال المھدیؑ خاشع للّٰہ کخشوع النسر جناحیہ رواہ الامام ابو محمد الحسین فی کتاب المصابیح واخرجہ الامام ابو عبد اللّٰہ نعیم بن حماد۔ وروی عن الحارث بن المغیرۃ البصری قال قلت لابی عبد اللّٰہ الحسن بن علیؑ بای شئ یعرف الامام المھدی قال بالسکینۃ والوقار فقلت وبای شئ قال بمعرفۃ الحلال والحرام وبحاجۃ الناس الیہ ولا یحتاج الیٰ احد۔ وروی عن عبد اللّٰہ الحسین بن علیؑ انہ قال لو قام المھدی لانکرہ الناس

اس کو اول زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو نعیم اصفہانی نے۔ اور روایت کیگئی ہے کعب احبار سے کہا کہ مہدی مراقبہ کرنیوالا ہے خاص خدا کے لیئے مانند سر جھکائے اپنے گدکے اپنے دونوں پروں میں۔ روایت کیا اس کی امام ابو محمد حسین نے اپنی کتاب مصابیح میں اور سند سے بیان کیا اس کو امام ابو عبداللہ نعیم بن حماد نے اور روایت کی گئی ہے حارث ابن مغیرہ بصری کی روایت سے کہا میں نے ابو عبداللہ حسن ابن علیؓ سے کہا کس چیز سے پہچانا جائیگا امام مہدی تو فرمایا سکون اور وقار سے۔ ایس میں نے کہا اور کس چیز سے تو کہا حلال وحرام کی معرفت سے اور محتاج الیہ ہونے سے لوگوں کے اور نہیں محتاج ہوگا وہ کسی کا۔ اور روایت کی گئی ہے عبداللہ حسین ابن علیؓ سے آپ نے فرمایا اگر قایم ہوگا مہدی تو لوگ اُس سے انکا

ے حضرت میاں سید حسین عالم شارح سراج الابصارؒ نے اس روایت کا فارسی ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ گفت کہ مہدی مراقبہ کنندہ است مر خدای را مانند مراقبہ کردن کرگس در ہر دو بال خود یعنے چنانچہ کرگس دائم سر خود را در ہر دو پر خویش انداختہ می نشیند ہمچناں مہدیؑ سر خود در گریبان انداختہ برائے ذکر خدا می نشیند و بہ نشاند (ملاحظہ ہو شرح سراج الابصار)
ترجمہ۔ کہا کہ مہدی مراقبہ کرنے والا ہے خاص خدا کے لئے مانند سر جھکائے رہنے گدھ کے دونوں پروں میں یعنے جس طرح کہ گدھ ہمیشہ اپنے سر کو اپنے دونوں پروں میں ڈالا ہوا بیٹھتا ہے اسی طرح مہدی بھی اپنا سر گریبان میں ڈالا ہوا خدا کے ذکر کے لئے بیٹھتا ہے اور بٹھاتا ہے۔

لانه يرجع اليهم شابا موفقا بالخير
فان من اعظم البلية ان
يخرج اليهم شابا وهم يحسبونه
شيخا كبيرا ۔ وذكر في مظهر
شرح المصابيح قال ع المهدي
رجل عزيز لا يعرفه الا العارفون
وقال ابن سيرين في تعريف
المهدي عليه السلام هو افضل
على بعض الانبياء ويعدل النبي
اخرجه الحافظ ابو عبد الله نعيم بن
حماد في كتاب الفتن ۔ وروي عن
حذيفة قال عليه السلام لو لم يبق
من الدنيا الا يوم واحد لبعث الله
فيه رجلا من اهل بيتي اسمه
اسمي وخلقه خلقي اخرجه نعيم بن حماد
وروي عن عبد الله ان رسول الله صلعم
قال لا تذهب الدنيا حتى يلي امتي

کریں گے کیونکہ وہ رجوع ہوگا ان کی طرف اس حال
میں کہ جوان ہے توفیق دیا ہوا ہے خیر کی کیونکہ بڑی
بلا یہ ہے کہ وہ نکلیگا ان کی طرف اس حال میں کہ
جوان ہے اور سمجھینگے وہ اس کو بہت بوڑھا ۔ اور ذکر
کیا گیا ہے مظہر شرح مصابیح میں کہا ع نے مہدی
مرد عزیز ہے نہیں پہچانینگے اس کو مگر عارفین ۔ اور
کہا ابن سیرین ؒ نے مہدی ع کی تعریف میں وہ افضل
ہوگا بعض انبیاء ع سے اور مساوی ہوگا ہمارے
نبی ع کے سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو عبد اللہ
نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں ۔ اور روایت
کیگئی ہے حذیفہ رض کی روایت سے فرمایا ع نے اگر نہ
باقی رہے دنیا سے مگر ایک دن تو البتہ مبعوث
کریگا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اہل بیت سے
اس کا نام میرا نام ہے اور اس کا خلق میرا خلق ہے
سند سے بیان کیا اس کو نعیم بن حماد نے اور روایت
کیگئی ہے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ ع نے فرمایا نہیں
ختم ہوگی دنیا یہانتک کہ والی ہوگا میری امت

سلہ ابو منصور عبد الملک بن محمد الثعلبی نے جن کی وفات ۴۲۹ھ میں ہوئی ہے اپنی کتاب فقہ اللغت
وسر العربیہ میں لکھا ہے جب تک آدمی تیس اور چالیس برس کے درمیان رہتا ہے اس کو
شاب کہتے ہیں اور چالیس کے بعد ساٹھ برس پورے ہونے تک اس کو کہل کہتے ہیں ۔ اور حضرت
مہدی ع نے چالیس سال کی عمر شریف میں دعوت شروع فرمائی سلہ یعنے باعتبار عقل و فراست و
علم و دانش و بینش مہدی ع کو بہت بوڑھا سمجھیں گے ۔

رجل من اهل بیتی یواطی اسمه
اسمی وفی روایة اخری لو لم
یبق من الدنیا الا یوم واحد
لطول الله ذلك الیوم حتی یبعث
الله فیه رجلا من اهل بیتی
یواطی اسمه اسمی واسم ابیه
اسم ابی وکنیته کنیتی یملأ
الارض قسطا وعدلا کما ملئت
جورا وظلما۔ وروی عن طاؤس
قال علامة المهدی ان یکون
شدیدا علی العمال ورحیما
بالمساکین۔ وروی عن عبد الله
بن عطا قال سألت ابا جعفر محمد بن
علی فقلت اذا خرج المهدی
بای سیرة یسیر قال یهدم ما قبله
کما صنع رسول الله صلعم ویستأنف
الاسلام جدیدا اکذا فی عقد
الدرر ای یهدم البدع وما
اخطأ المجتهدون فیه من العملیات
والاعتقادیات۔ وروی عن
علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
فی قصة المهدی ع قال ولا
یترك بدعة الا ازالها

کا ایک مرد میری اہل بیت سے موافق ہوگا
اس کا نام میرے نام سے اور دوسری روایت
میں ہے اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایک دن
البتہ دراز کریگا اللہ اس دن کو یہانتک کہ
مبعوث کریگا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اہل بیت
سے موافق ہوگا اس کا نام میرے نام سے اور
اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے اور
اس کی کنیت میری کنیت ہے بھریگا وہ زمین کو
عدل اور انصاف سے جیسا کہ بھری گئی جور و ظلم سے
اور روایت کیگئی ہے طاؤس رح سے کہا مہدی
کی علامت یہ ہے کہ وہ حکام کے مقابلہ میں سخت
ہوگا اور مسکینوں پر مہربان ہوگا۔ اور روایت
کیگئی ہے عبد اللہ ابن عطا سے کہا میں نے ابو
جعفر محمد بن علی ع سے پوچھا اور میں نے کہا کہ جب
مہدی ظاہر ہوگا تو کس سیرت پر ہوگا تو فرمایا
اپنے ماقبل کی چیزوں کو گرا دیگا جیسا کہ کئے تھے
رسول اللہ ص اور اسلام کو از سر نو تازہ کریگا
اسی طرح عقد الدرر میں ہے یعنے بدعتوں کو گرا
دیگا اور مجتہدین عملیات و اعتقادیات میں جو
کچھ خطا کئے ہوں گے ان کو بھی گرا دیگا۔ اور
روایت کیگئی ہے علی ابن ابی طالب کی روایت
سے قصہ میں مہدی ع کے فرمایا اور نہیں چھوڑیگا
کسی بدعت کو مگر زائل کریگا اس کو اور نہیں چھوڑیگا

ولا سنة الا اقامها كذا في عقد
الدرر۔ وذكر في فتوحات المكي
قال عليه السلام المهدى مني اجلى
الجبهة اقنى الانف مقرون
الحاجبين انه يقفو اثري و لا
يخطي۔ ايضا قال فيه واذا حكم بغير
مذهبهم يعتقدون انه على الضلالة
في ذلك الحكم لانهم يعتقدون
ان زمان الاجتهاد قد انقطع
وان لا يوجد بعد ائمتهم احد له
درجة الاجتهاد ولولا ان السيف
بيده لافتى الفقهاء بقتله وان
كان ذا مال او سلطان لانقاد
الفقهاء اليه طمعا في ماله وخوفا
من سلطانه۔ وقال في تفسير
المدارك تحت قوله تعالى وجعلنا
بعضكم لبعض فتنة اى جعلناك
فتنة لهم لانك لو كنت
صاحب الجنان والكنوز لكان
طاعتهم لك للدنيا
او ممزوجة بالدنيا
وانما بعثناك فقيرا ليكون
طاعة من يطيعك

کسی سنت کو مگر قایم کریگا اس کو اسی طرح عقد الدرر
میں ہے اور ذکر کیا گیا ہے فتوحات مکی میں فرمایا
نے مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی والا اونچی ناک
والا پیوستہ ابرو والا بیشک وہ میرے نقش قدم
پر چلیگا خطا نہیں کریگا۔ نیز کہا اسی میں (فتوحات
مکی میں) اور جب حکم کریگا مہدی ان کے عمل کے
خلاف تو وہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ گمراہ ہے اس
حکم میں کیونکہ وہ لوگ اعتقاد کریں گے کہ اجتہاد
کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور یہ کہ ان کے اماموں کے
بعد کوئی ایسا نہیں پایا جائیگا کہ اس کے لئے اجتہاد
کا درجہ ہو اور اگر یہ بات ہوتی کہ اللہ کی تلوار
اس کے ہاتھ میں ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتوی
دیتے اگر مہدی صاحب مال یا صاحب سلطنت
ہوتا تو فقہا مال کے حرص اور اسکی سلطنت کے
خوف سے اس کے مطیع ہو جاتے۔ اور تفسیر مدارک
میں کہا ہے تحت قول اللہ تعالی کے وجعلنا
بعضکم لبعض فتنة۔ اور ہم نے بنایا بعض کو
تم میں سے بعض کے لئے فتنہ یعنے اے محمد بنایا ہم
نے تجھکو فتنہ انکے لئے کیونکہ اگر تیرے پاس
باغات اور خزانے ہوتے تو انکی اطاعت تیرے
لئے دنیا کی خاطر ہوتی اور دنیا سے ملنے کے لئے
ہوتی اور ہم نے تجھکو فقیر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ جو
شخص تیری اطاعت کرے تو اس کی اطاعت

خالصة لنا۔ وقال القرطبی وقد
تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة
رواتها عن النبی علیه السلام فی
حق المهدی۔ وقال علیه السلام من
انکر المهدی فقد کفر۔ هذا الحدیث
مذکور فی طبقات الفقهاء۔ وقال علیه السلام
من انکر خروج المهدی فقد کفر بما انزل
علی محمد علیه السلام ومن انکر نزول
عیسیٰ فقد کفر ومن انکر خروج الدجال
فقد کفر هذه الاحادیث مذکورة فی
فصل الخطاب۔ واورد الامام ابوبکر
الاسکاف فی فوائد الاخبار من کذب
بالمهدی فقد کفر وهکذا اورد
الامام ابوالقاسم السهیلی وفی تفسیر
الدیلمی تحت قوله تعالیٰ افمن کان علیٰ
بینة من ربه الآیة فقال الذی
علی بینة من ربه فهو النبی ؑ
ثم الولی الذی یستقرأ من الله تعالیٰ
ما یشکل علیه فیجیبه ربه جل وعلا
یسمع منه فهو الذی علیٰ
بینة من ربه۔ وقال ابومحمد ان
النصرآبادی فی تفسیر کاشف
المعانی تحت قوله تعالیٰ واذ

خالص ہمارے لئے ہو۔ اور قرطبی نے کہا ہے
اور اخبار متواتر آئی ہیں اور پھیل گئی ہیں کثرت
روات کی وجہ سے نبیؑ کی روایت سے حق
میں مہدی کے۔ اور فرمایاؑ نے جس نے مہدی
کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہو گیا یہ حدیث
مذکور ہے طبقات الفقہا میں۔ اور فرمایاؑ
نے جس نے انکار کیا مہدی کے خروج کا تو وہ
کافر ہو گیا اس چیز کا جو اتاری گئی محمدؐ پر اور
جس نے انکار کیا نزول عیسیٰ کا تو وہ کافر
ہو گیا اور جس نے انکار کیا خروج دجال کا
تو کافر ہو گیا یہ حدیثیں مذکور ہیں فصل الخطاب
میں اور لایا ہے ابوبکر اسکاف نے فوائد اخبار
میں جس نے جھٹلایا مہدی کو کافر ہو گیا اور
اسی طرح لایا ہے امام ابوالقاسم سہیلی نے۔
اور تفسیر دیلمی میں ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے
افمن کان علیٰ بینة من ربه الخ
پس کیا جو اپنے رب کے بینہ پر ہے وہ نبیؑ
ہے پھر وہ ولی ہے جو اللہ سے حاصل کرتا ہے
ہر اس بات کو جو اس کو مشکل نظر آتی ہے پس
اس کو اللہ بزرگ و برتر بتا دیتا ہے وہ اللہ
سے سنتا ہے پس وہ بھی اپنے رب کے بینہ پر ہے
اور کہا ابو محمد نصرآبادی نے تفسیر کاشف
المعانی میں تحت قول اللہ تعالیٰ کے اور جب

اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم
من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتؤمنن به و
لتنصرنه الآية قوله مصدق
لما معكم من الاقوال والافعال
والاحوال لحكم الكتاب اى موافق له
باعماله واحواله واقواله هذه الآية
وان نزلت لتصديق نبينا عليه
الصلوٰة والسلام فى القرآن لكن
حكمها كان جاريا فى الانبياء
من قبله حيث جعل الشيخ ابو
منصور الماتريدى رضى الله عنه
مصدقا لجميع الانبياء والمرسلين
فما من نبى ولا امة الا كان
مامورا بموجبه ومقتضاه
وكان الامر فيهم اذا اتاهم
رجل صالح موافقا فى الاقوال
والافعال والاحوال للانبياء
الماضية والحالية ثم ادعى
النبوة وجب عليهم ان يقبلوه
ثم من كان من الامة شاكا مرتابا يطلب
المعجزة فمن آمن قبل روية المعجزة كان
ايمانه اقوى الايمان كايمان ابى بكر رض

لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب
اور علم پھر آوے تمھارے پاس کوئی رسول جو تصدیق
کرتا ہو اس چیز کی جو تمھارے پاس ہو تو ضرور اس کو
مانوگے اور اس کی مدد کروگے الخ قول اُس کا
مصدق لما معکم سے مراد من الاقوال والافعال والا
حوال لحکم الکتاب ہے یعنے وہ رسول اپنے اقوال
اور افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق ہے
اگر چہ کہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبیؐ کی تصدیق کے
لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپ سے پہلے
انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصور رضؓ نے
مصدق لما معکم کی تفسیر مصدق لجمیع الانبیاء والمرسلین
کی ہے وہ رسول تمام انبیاء ومرسلین کی تصدیق کرنے
والا ہوتا ہے ۔ پس کوئی نبی اور کوئی امت نہیں ہوتی
مگر اس کے موجب اور مقتضا (وہ چیز جس کو وہ واجب
کردے اور وہ چیز جو اس کی چاہی ہوئی ہو) کے
موافق عمل کرنے پر مامور ہوتی ہے اور جب ان کے
پاس کوئی مرد صالح اقوال وافعال واحوال انبیاء
گذشتہ وحالیہ کے موافق ہو کر آوے اور پھر نبوت
کا دعوی کرے تو ان پر اُس کا قبول کرنا واجب
ہو جاتا ہے پھر امت سے جو شخص شک وشبہ
کرنیوالا ہوتا ہے تو معجزہ طلب کرتا ہے اور جو شخص
معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے تو اس کا ایمان
قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان ابو بکر رضؓ کے

لان الاصل فی امر النبوة هو الاخلاق
واما المعجزة فقد تعارضها
السحر ای تشابههما فی کونهما خارقین
لا وقوعا فلذلك من لم یومن
بالاخلاق جعل المعجزة
سحرا فلم یومن ابدا
واما فی امة محمد صلی الله علیه
وسلم اذا کان ولی موصوفا
باخلاق الانبیاء علیهم السلام
فی کمال الولایة ثم جاء
بخطاب من الله ورسوله
واخبر عن حاله باذن
من الله ممکنا بحیث
لا یستقبحه الشرع وجب
علی الخلق ان یقبلوه
ولا یجوز تکذیبه اذ لم
یظهر علی لسانه شطح
قبل ذلك ویکون سکره
ممتزجا بالصحو والصحو
غالب لا سکرا محضا
فکان تکذیبه تکذیب
احد من الانبیاء
لان فی تکذیبه

اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے
میں مدعی کے اخلاق ہیں و لیکن معجزہ کہ متعارض
ہوتا ہے اس کا سحر یعنے معجزہ اور سحر دونوں
خارق ہونے کی حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں
لیکن واقع میں نہیں لہذا جو شخص اخلاق کو نہیں مانتا
معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے پس نہیں ایمان
لاتا ہمیشہ اور لیکن امت محمدیہ میں جب کوئی ولی
موصوف ہو اخلاق انبیاء علیہم السلام سے کمالِ
ولایت میں پھر وہ (ولی اپنے دعوی خلافت
ومہدیت پر) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے
خطاب لاوے (یہ کہے کہ مجھے اللہ کا یہ حکم
ہو رہا ہے اور رسول اللہ نے مجھے یہ فرمایا ہے)
اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس
حال میں کہ وہ ممکن ہو اور اس حیثیت سے
ہو کہ شریعت اس کو برا نہ سمجھے تو خلق پر واجب
ہے کہ اس کو (اس کے دعوی کو) قبول کرے
اور اس کی تکذیب جائز نہیں کیونکہ اس کی زبان
پر اس سے پہلے (دعوی سے پہلے) شرع کے
خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اس کا
سکر حالت ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اس پر
غالب ہوگی سکر محض نہ ہوگا (جذبہ حق میں محض
مست نہ ہوگا) پس اس کی تکذیب انبیاء میں سے
کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اس کی تکذیب

تكفيره و تكفير المومن الصالح
كفر لا يخفى وكان اخباره
من الله بواسطة روح
رسول الله دليلا قطعيا
فيسقط الدليل الظني اذا
تعارضه لان من وصل
هذا المقام لا يفتري على
الله الكذب فكان ذاته
واجب التصديق لان وجوب
تصديق الانبياء لم يلزم
الا للخصال المحمودة الموافقة
لخصال الانبياء الماضية فكانت
الخصلة علة لوجوب التصديق
وذلك موجود في هذا الولي فيدور
الحكم عليه وذلك من اصول الفقه
الحنفية الى هنا كلامه. وقال
صاحب التاويلات تحت تفسير
قوله تعالى. لم يكن الذين
كفروا من اهل الكتاب والمشركين
منفكين حتى تاتيهم البينة
الاية قوله ثم ينفكون على
ان لا ننفك عما نحن فيه حتى يخرج النبي
الموعود في الكتاب بين المامور

ہیں اُس کی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر
ہے جو ایک واضح بات ہے اور اس کا اللہ کی طرف
سے خبر دینا بذریعہ روح رسول اللہ کے دلیل قطعی
ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب دلیل ظنی متعارض
ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام
کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا
ہے پس اس کی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ
انبیاء کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا مگر اُن
ہی محمودہ خصال کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصال
کے موافق ہیں پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق
کی علت ہوگی اور وہ یعنے محمودہ خصلت اس ولی
(مدعی مہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے
واجب ہونیکا حکم اُسی پر دور کریگا (مدعی مہدیت
کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا فقہ
حنفیہ کے اصول میں سے ہے یہانتک ہے کلام
امام ابو محمد نصرابادی رح کا۔ اور کہا صاحب تاویلات
نے اللہ تعالیٰ کے قول کی تفسیر کے تحت۔ نہ تھے
وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے
کہ باز آتے یہانتک کہ آیا اُن کے پاس بینۃ الخ مفسر
کا قول ہے کہ پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے
کہ ہم جس دین میں ہیں اُس سے علیحدہ نہیں ہونگے
یہانتک کہ وہ نبی ظہور کرے جس کا وعدہ کیا گیا
ہے اور جس کی اتباع پر توریت اور انجیل میں حکم

باتباعه فيهما فنتبعه على الحق
على كلمة واحدة كما عليه الآن
بعينه حال هؤلاء المتعصبين
من اهل المذاهب
المتفرقة وانتظارهم
خروج المهدى فى اخر الزمان
ووعدهم على اتباعه
متفقين على كلمة واحدة
ولا حسب حالهم الاحال
اولئك واذ اخرج
اعاذنا الله من ذالك
فحكى الله قولهم وبين انهم
ماتفرقوا تفرقا قويا وما اشتدت
اختلافهم وتعاندهم الا
من بعد ما جاءتهم البينة
بخروجه لان كل فرقة بل
كل شخص توهم انه
يوافق هواه ويصوب
رايه لاحتجابه
بدينه فلما ظهر
خلاف ذالك ازداد كفره
وعناده واشتدت
شكيمته وضغينته انتهى

کیا گیا ہے پس ہم حق پر ایک کلمہ پر رہکر اُس کی
اتباع کریں گے اب بعینہ (ان بہتر فرقوں
والے) متفرق اہل مذاہب متعصبوں کا حال ہے
اور ان کا انتظار آخری زمانہ میں مہدیؑ کے
نکلنے کے متعلق اور اُن کا وعدہ کرنا مہدیؑ کی
اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں
اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان (بہتر فرقوں) کے
حال کو مگر حال اُن ہی فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ
ومشرکین سے مذکور ہوئے اور جب کہ مہدی
ظاہر ہو جائیگا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے
بچائے پس حکایت کیا اللہ نے اُن کے قول
کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوے
قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا ان کا
اختلاف اور اُن کی آپس کی دشمنی مگر بعد اس کے
کہ آگیا انکے پاس بینہ (حجت واضحہ یعنے ولایت)
مہدیؑ کے خروج کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ
بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ مہدی اس کی
خواہش کے موافق ہوگا اور اس کی رائے کو
درست ٹھیرائیگا یہ اس کا وہم کرنا اس وجہ سے
ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ سے دین
حق سے پردہ میں ہے پس جب مہدیؑ اس کے
خلاف میں ظاہر ہوگا اس کا کفر اور اُس کا عناد
بڑھ جائیگا اس کا کینہ اور حسد سخت ہو جائے گا

وایضا قوله تحت الآیة الٓمٓ
فیما وجوابه محذوف
وهو لانه مبین لذلك
الکتاب الموعود علیٰ
السنة الانبیاء وفی
کتبهم انه یکون مع
المهدی فی آخر الزمان
لایعلمه کما هو الا هو کما قال
عیسیٰ علیه السلام نحن
نأتیکم بالتنزیل واما
التاویل فیاتی به
الفارقلیط فی آخر الزمان
وقال الامام البیهقی
فی شعب الایمان اختلف الناس
فی امر المهدی فتوقف جماعة
(لوفور دیانتهم) واحالوا العلم
الی عالمه واعتقدوا انه واحد من عـہ ولد
فاطمة بنت رسول الله صلعم یخلقه
الله متی شاء ویبعثه نصرة لدینه وقال
امام سعد الدین تفتازانی فی شرح المقاصد
فذهب العلماء الی انه امام عادل من ولد فاطمة
بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم

(انتہیٰ) اور نیز قول صاحب تاویلات کا تحت آیۃ الٓمٓ
اس حال میں کہ وہ قسم ہے اور اس کا جواب محذوف
ہے اور وہ اس وجہ سے کہ ہم قریب میں بیان کرینگے
اس کتاب (قرآن) کیلئے جس کا وعدہ انبیاء کی
زبانوں پر کیا گیا ہے اور ان کی کتابوں میں یہ ہے
کہ قرآن مہدی کیساتھ ہوگا آخری زمانہ میں اور
نہیں جانیگا قرآن کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے
مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسیٰ نے کہ ہم تمھارے پاس
تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس
لائیگا اس کو فارقلیط (مہدیؑ) آخری زمانہ میں۔ اور
فرمایا امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدیؑ کی
علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے
پس ایک جماعت نے توقف کیا اپنی کثرت دیانت
کی وجہ سے اور علامات کے علم کو حوالہ کیا اُس کے
عالم کے (خدا تعالیٰ کے) اور اسبات کی معتقد ہوگئی
کہ مہدی ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی
اولاد سے اس کو پیدا کریگا اللہ جب چاہیگا اور مبعوث
کریگا اس کو اپنے دین کی نصرت کیلئے۔ اور فرمایا
امام سعد الدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں کہ
علماء اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ مہدیؑ
امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی اولاد سے

عـہ زماں خان نے اپنی مولفہ کتاب ہدیہ مہدویہ میں شروع سے آخر تک حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی

موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھا ہے حالانکہ مخالفین میں مشہور و معروف علما و فضلا نے حضرت مہدی کے سید ہونے کی شہادت دی ہے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ "بعض علماء وقت خصوصاً شیخ الاسلام مولانا عبداللہ سلطان پوری کو حضرت شیخ محمد داؤد سے سخت حسد و عناد تھا سبب اس کا یہ تھا کہ شیخ موصوف پر میر سید محمد جونپوری کی نسبت منکشف ہوا تھا کہ وہ (سید محمد جونپوری) کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج و مقامات علیہ میں سے ہیں" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۴ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۰)

نیز لکھا ہے کہ "مولانا جمال الدین نے ایک کتاب تحریر کی اور اس میں دلائل و شواہد قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری کی ولایت حق ہے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۴ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۰)

نیز لکھا ہے کہ "میرا خیال یہ ہے کہ سید محمد اپنے اس دعوی میں سچے تھے کہ مہدی ہیں" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۶)

نیز لکھا ہے کہ "اکثر اہل اللہ[ہ] اور علماء حق کی نسبت منقول ہے کہ سید محمد جونپوری اور ان کی جماعت سے حسن ظن رکھتے تھے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۴)

نیز لکھا ہے کہ "حضرت شاہ ولی اللہ کا قول شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایک مکتوب میں نقل کیا ہے کہ سید محمد عالم حق اور واصل باللہ تھے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۴)

نیز لکھا ہے کہ "ملا عبدالقادر بدایونی ۹۱۱ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ دریں سال میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہ از اعاظم اولیاء کبار کہ دعوی مہدیت از سر برزدہ بود ہنگام مراجعت از مکہ معظمہ بجانب ہند

[ہ] فقرۂ ہذا "اکثر اہل اللہ اور علماء حق سید محمد جونپوری اور اُن کی جماعت سے حسن ظن رکھتے تھے" سے ظاہر ہے کہ علماء دنیا حضرت سید محمد جونپوری سے بیجا حسد و عناد رکھتے تھے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ "علماء دنیا نے اس جماعت (مہدویہ) کے استیصال پر کمر باندھی اور سید محمد کی نسبت اعتقاد مہدیت وغیرہ کو بنیاد تکفیر قرار دیا سید موصوف کے انتقال کے بعد ان کی (سید محمد کی) جماعت اور زیادہ پھلی پھولی اور بڑے بڑے اہل اللہ اس میں (جماعت مہدویہ میں) داخل ہوئے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۱ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۹)

دربلده قراه داعی حق رالبیک فرمود (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۹ و ۲۰)

نیز لکھا ہے کہ "شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہر کمالیکہ محمد رسول اللہ صلعم داشت ور سید سید محمد را نیز بود فرق ہمیں است کہ آنجا باصالت بود و اینجا بہ تبعیت و تبعیت رسول بجائی رسیدہ کہ ہمچو او شد"

(ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۱ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۰)

مذکورۂ بالا مشہور و معروف علماء و فضلاء غیر مہدویہ نے نہ صرف حضرت مہدی علیہ السلام کے سید ہونے کی شہادت دی ہے بلکہ آپ کے "کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج و مقامات علیہ میں سے ہونے، آپکی ولایت کے حق ہونے، آپ کے دعوی مہدی میں سچے ہونے، آپ سے اور آپ کی جماعت مہدویہ سے اکثر اہل اللہ اور علماء حق حسن ظن رکھنے، آپکے عالم حق اور واصل باللہ ہونے، آپ کے دعوی مہدیت کرنے اور آپ کے ہمسر رسول ہونے"

کی شہادت دی ہے۔

اور مولوی خواجہ محمد عباداللہ صاحب بی۔ اے اختر امرتسری نے اپنی مولفہ کتاب مشاہیر الاسلام میں "سید محمد جونپوری" کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ

"ہمارے ہیرو کے حسب و نسب کی تحقیق اس لئے ضروری ہے کہ مہدی کی سیادت دعوی مہدیت کی ایک زبردست شہادت ہے دنیائے اسلام میں آجتک یہ ایک مشہور و معروف پیش گوئی ہے جو آنحضرت صلعم کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ (ابو داؤد) اور اسی طرح کی اور بھی بے شمار پیش گوئیاں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی سید ہوگا اگرچہ اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ان بے شمار پیش گوئیوں میں جنھیں غلطی سے احادیث نبوی سمجھا گیا ہے اور ایسی روایتیں بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی بنو عباس سے ظاہر ہوگا یا علوی ہوگا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو[1] چونکہ ہمارا مضمون صرف تواریخی واقعات کا تذکرہ ہے اس لئے ہم اس امر پر بحث نہیں کرتے کہ فی الحقیقت مہدی کس قوم اور کس حسب و نسب کا

---

[1] خواجہ محمد عباداللہ صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو" یہ نہیں لکھا کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو سید ہو، پس خواجہ صاحب کے قول سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے انتظار کے موافق سید محمد مہدی کا ظہور ہو چکا اب انتظار بیکار ہے

يخلقه الله ممن شاء ويبعثه نصرة لدينه۔ ومانند این بسیار اخبار واقوال باحال امام علیہ السلام موافق آمدند البتہ بوجہی موافقت دارند بالفرض اگر چیزی بہیچ وجہ موافق نیاید معلل است۔ کما یعلل المجتهدون من الاحادیث والآیات التی حکم بخلاف المحکمات ویعتقدون انها منسوخة ودیگر وجہ تعلیل بحکم آنکہ اذا تعارضا

اللہ تعالی پیدا کریگا مہدی کو جب چاہیگا دین کی نصرت کیلئے۔ اوراس کے مانند بہت سے اخبار اور اقوال امام ع کے حال کے ساتھ موافق آئے ہیں البتہ ایک وجہ سے موافقت رکھتے ہیں بالفرض اگر کوئی چیز کسی وجہ سے موافق نہ آوے تو اسکی علت بیان کی گئی ہے جیسا کہ علت بیان کرتے ہیں مجتہدین ان احادیث وآیات کی جن کا حکم محکمات کے خلاف میں بیان کیا گیا ہے اور اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور دوسری وجہ تعلیل اس حکم سے کہ جب دو حدیثیں متعارض

بقیہ نوٹ سے ہو گا صرف ایک عام خیال کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ مہدی کا فاطمی ہونا ضروری ہے ہمارا ہیرو سید تھا متعصب ؎ مورخین نے اس کے دعوی مہدیت کو باطل ثابت کرنیکے لئے اُس کی سیادت سے انکار کیا ہے لیکن معتبر مورخین کی شہادت سے اُنکی کافی تردید ہوتی ہے ابو القاسم فرشتہ علامہ ابو الفضل مولف آئین اکبری اور سید غیاث الدین مولف سیر المتاخرین نے صاف صاف الفاظ میں اسکے میر سید محمد جونپوری لکھا ہے اول الذکر دو مورخ یعنے فرشتہ ابو الفضل اگرچہ محمد کے ہمعصر نہیں تھے لیکن محمد کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوا تھا چونکہ ان مورخین نے جو کچھ لکھا ہے نہایت تحقیق سے لکھا ہے اسلئے اسمیں کچھ شک و شبہ نہیں کہ محمد صحیح النسب سید تھا" (ملاحظہ مشاہیر الاسلام) پس متذکرہ بالا مشہور و معروف علماء و فضلاء غیر مہدویہ کی شہادت سے ثابت ہے کہ زماں خان نے اپنی ساری کتاب میں حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھکر آپ کے دعوی مہدیت کو جھٹلانیکی جسقدر کوشش کی ہے لغو ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

؎ مثلا زماں خان وغیرہ ۱۲

تساقطا فما بقی منها الا ما قيل فی تفسير النيسابوری فی بحث البسملة قلنا اذا تعارضت الروايتان فالترجيح للمثبت لا للنافی۔ و فی الكتاب تحت قوله تعالیٰ ما كذب الفؤاد ما رای ثم ابن عباس اثبت ما نفاه غيره والمثبت مقدم علی النافی۔ وقال فی شرح الحسامی قال الكرخی المثبت اولیٰ لان المثبت يعتمد الدليل لا محالة بخلاف النافی فكان اقرب الی الصدق ولهذا قبلت الشهادة علی الاثبات دون النفی[انتهی] وكذا بعضے می آرند كہ دليل مثبت منفی ساز[د] حكم دلائل نافیہ را والقرينة علیٰ كونها ظاهرة مثلاً اكثر خلائق قرار داده باشند كہ ہلال عيد فطر شب فردا است و قرار يک دو كس بشب امروز باشد پس وقتی كہ ہمچنیں بوقوع

ہوں تو ساقط ہو جائیں گی پس نہیں باقی رہے گا اون سے مگر وہ جو کہا گیا تفسیر نیسا پوری میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بحث میں ہم کہینگے (مفسر کہتے ہیں کہ) جب دو روایتیں متعارض ہو جائیں تو ترجیح مثبت کیلئے ہے نافی کیلئے نہیں ہے اور کتاب میں (تفسیر نیسا پوری میں) اللہ تعالیٰ کے قول ماکذب الفواد ما رای (جھوٹ نہیں دیکھا پیغمبر کے دل نے جو کچھ دیکھا) کے تحت لکھا ہے پھر ابن عباس نے ثابت کیا ہے اس چیز کو جس کی نفی اس کے غیر نے کی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر۔ اور شرح حسامی میں کہا ہے کہ کرخیؒ نے فرمایا کہ مثبت اولیٰ ہے کیونکہ مثبت لامحالہ دلیل کا اعتماد کرتا ہے برخلاف نافی کے اس لئے کہ مثبت سچائی سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے شہادت[ٔ] کی قبولیت اثبات پر ہے نہ کہ نافی پر انتہی اور اسی طرح بعض لاتے ہیں کہ دلیل مثبت دلائل نافیہ کے حکم کو منتفی کر دیتی ہے اس حال میں کہ قرینہ اس کے ہونے پر ظاہر ہو مثلاً اکثر خلائق نے قرار دیا ہو کہ عید فطر کا ہلال کل کی رات ہے اور ایک دو آدمی کا قرار آج کی رات پر ہو پس جس وقت کہ ایسا ہی واقع ہوا (ایک دو آدمی کے قرار کے موافق ہوا)

ؔ یعنے کسی نے کہا کہ میں نے فلاں چیز دیکھی یا سنی ہے تو اس پر شہادت طلب کی جاتی ہے اور جو انکار کر جائے دیکھنے یا سننے کا تو شہادت طلب نہیں کی جاتی۔

پیوست گمان دیگر خلایق بر طرف افتاد کذا
از اخبار ظنیہ ہر آں خبرے کہ بعمل رسد بے گمان
شد پس بر خلاف آں گمان نماند۔ کما
قال. یسقط العمل بالحدیث اذا
ظهر مخالفة قولا او عملا[۲]۔
وقال فی الحسامی وفی شرح
محکمة ای حکم خبر الواحد اذا ورد
غیر مخالف الکتاب والسنة المشهورة
واذا ورد مخالف الکتاب
لا یجب العمل ویحتمل علی
ان الخبر لیس من رسول اللّٰہ صلعم
لان الکتاب ثابت بالیقین
والخبر شبهة۔ وقال النیسابوری فی
دیباجة تفسیره فان القرآن حجة
علی غیره ولیس غیره حجة علیه۔ قال
محی الدین ابن العربی فی الفتوحات
المکیة فان المهدی حجة اللّٰہ
علی اهل زمانه وهی درجة
الانبیاء التی تقع فیها المشارکة
وقال ابو شکور السالمی فی تمهید لا فی کیفیة
المرور علی الصراط لانهم حجج اللّٰہ علی العباد

تو دوسری خلایق کا گمان برطرف ہو گیا اسی طرح
اخبار ظنیہ سے ہر وہ چیز جو عمل میں آجاوے بغیر
گمان کے ہو گی پس اس کے برخلاف گمان نہ
رہے گا جیسا کہ کہا ساقط ہو جاتا ہے عمل حدیث
پر جب کہ ظاہر ہو[۲] جائے مخالفت قولاً یا عملاً اور
کہا حسامی میں اور شرح محکمہ میں یعنے حکم خبر واحد کا
جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف نہو
کتاب اور سنت مشہورہ کے (تو اس پر عمل واجب
ہے) اور جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف
ہے کتاب کے (قرآن کے) تو نہیں واجب ہے
عمل اس پر اور احتمال رکھتا ہے اسبات کا کہ وہ
خبر رسول اللہ صلعم کی نہیں ہے کیونکہ کتاب ثابت
ہے بالیقین اور خبر مشتبہ ہے۔ اور نیشاپوری نے
اپنی تفسیر کے دیباچہ میں کہا ہے کہ بیشک قرآن
حجت ہے اپنے غیر پر اور اس کا غیر اس پر حجت
نہیں اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکی
میں کہا ہے کہ مہدی اللہ کی حجت ہے اپنے اہل
زمانہ پر اور وہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں مشارکت
واقع ہوتی ہے۔ اور ابو شکور سالمی نے اپنی تمہید
میں پلصراط پر سے گذرنے کی کیفیت کے بیان میں
کہا ہے کیونکہ انبیاء بندوں پر اللہ کی حجت ہیں

---

۲ یعنے عمل کے خلاف حدیث قولی یا فعلی ظاہر ہو جائے تو عمل ساقط ہو جائیگا۔

والحجة لا تحتج علیها ولا تحتاج
الی الحجة والکتب والرسل
سویان بمرتبة۔ وروی عن جابر
فی قوله علیه السلام کتاب الله
وعترتی۔ ومن المسلم قوله علیه
السلام فخذوا بکتاب الله واستمسکوا
به واهل بیتی ومعطوف ومعطوف علیه
درحکم برابراند وعن زید بن ارقم
فی قوله ع احدهما اعظم من الاخر
کتاب الله حبل ممدود من السماء
الی الارض وعترتی اهل بیتی
ولم یتفرقا ابدا وان کان لفظ
العترت مطلق فالمطلق ینصرف
الی الکامل وفی اهل بیت النبی ع
لیس بکامل عن المهدی کما روی
فی عقد الدرر انه جری ذکر
المهدی عند الحسین بن علی
رضی الله عنهما فقال لو ادرکته
لخدمته ایام حیاته۔ وقال ابن سیرین
فی حقه هو افضل علی بعض الانبیاء
ویعدل النبی والنبی یعدل بالکتاب کما
لا یخفی۔ ہمچناں از بسیار احادیث و دلائل ثبوت یافتہ کہ
مہدی ع و قرآن یک حکم دارند وہر آن معنی کہ از بسیار اخبار فرا یابد قوی گردد

اور اللہ کی حجت پر حجت نہیں لائی جاتی اور نہ وہ کسی
حجت کی محتاج ہوتی ہے اور کتب و رسل مرتبہ میں
دونوں برابر ہیں۔ اور جابرؓ سے مروی ہے قول
میں علیہ السلام کے اللہ کی کتاب اور میری عترت
اور مسلم سے قول ؑ کا لو تم اللہ کی کتاب کو اور اسکو
پکڑے رہو اور میری اہل بیت کو اور معطوف و معطوف
علیہ حکم میں برابر ہیں۔ اور زید ابن ارقمؓ سے قول
میں ؑ کے، ان دونوں میں سے ایک دوسری سے
بڑی ہے اللہ کی کتاب پھیلی ہوئی رسی ہے آسمان
سے زمین تک اور میری عترت میری اہل بیت اور
یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ اور لفظ عترت
اگرچہ کہ مطلق ہے پس مطلق پلٹتا ہے فرد کامل کی طرف
اور اہل بیت نبیؐ میں مہدیؑ سے زیادہ کامل
کوئی نہیں چنانچہ عقد الدرر میں روایت کی گئی ہے
کہ امام حسین ابن علیؓ کے پاس مہدیؑ کا ذکر کیا گیا تو
آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو (مہدیؑ کو) پاؤنگا
تو میں ضرور اس کی خدمت کرونگا اس کے زمانہ
حیات تک۔ اور کہا ابن سیرینؒ نے مہدیؑ کے حق
میں کہ وہ افضل ہے بعض انبیاء سے اور برابر ہوگا نبیؑ
کے اور نبی برابر ہوتا ہے کتاب کے چنانچہ یہ بات
پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح بہت سی حدیثوں اور
دلیلوں سے ثابت ہوا ہے کہ مہدیؑ اور قرآن ایک
حکم رکھتے ہیں اور ہر وہ معنی جو بہت سی خبروں سے

و اگر آں احادیث محفوف بالقرائن است قوی باشد فی الجملہ چوں تحقیق شد کہ قرآن و مہدی علیہ السلام برابر اند پس ہماں اخبار و وجوہات آں کہ باذات مہدی علیہ السلام موافق آیند صحیح و ثابت اند۔

قرار پاوے قوی ہوتا ہے اگر وہ حدیثیں قرینوں سے گھری ہوئی ہیں تو فی الجملہ قوی ہوتا ہے جب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ گئی کہ قرآن اور مہدی برابر ہیں پس وہی اخبار اور وجوہات جو مہدی کی ذات سے موافق ہوں صحیح اور ثابت ہیں

سلہ چونکہ قرآن اور مہدی علیہ السلام دونوں مرتبہ میں برابر ہیں لہذا مہدیؑ کا منکر قرآن کا منکر ہے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "مہدیؑ کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے (ملاحظہ ہو نقلیات میاں عبدالرشیدؒ باب ۲ والضافنا ۱۸) پس جس طرح منکر قرآن کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل ہے اسی طرح منکر مہدیؑ کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل ہے الفرآن والمہدی امامنا امنا وصدقنا قرآن اور مہدی سب مہدویوں کے امام ہیں سب مہدویوں نے قرآن اور مہدیؑ پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی

حضرت بندگیمیاں شاہ دلاور رضؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

چونکہ مہدی علیہ السلام نے لفظ مہدی کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ظاہر فرمایا ہے لہٰذا مہدی علیہ السلام پر ایمان لانا مخلوق کے لئے فرض ہوا اس لئے کہ من اللہ ہے (ملاحظہ ہو تحفۂ شاہ دلاورؓ جس پر تمام صحابۂ مہدیؑ اور تمام تابعینؒ کا اجماع ہو چکا ہے مطبوعہ صفحہ ۲۵) پس منکر مہدیؑ کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل نہیں ہے کہنے والا بے ایمان ہے اور بے ایمان کو باایمان کہنے والا بھی بے ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (جز ۲۴ رکوع ۹) نیز فرماتا ہے کہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئکم ہم المتقون

اور اس سے بہتر کسکی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا کیے) اور کہے کہ میں مسلمین سے ہوں اور جو سچی بات لیکر آیا اور جس نے اس کو سچ مان لیا یہی لوگ پرہیزگار ہیں

علامۂ زمان حضرت قاضی منتجب الدینؒ خلیفہ حضرت بندگیمیاں شاہ نعمت رضؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

ولاشک ان من کان یصلح للمہدیۃ یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض الا الشیاطین والحساد المتمردین الکاذبین یعادون اولاد الرسول ویقولون فی شانہ مالا یلیق بحالہ (ملاحظہ ہو مخزن الدلائل ۴)

اور بیشک جو ذات دعوی مہدیت کی صلاحیت رکھتی ہے اس سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہو جاتے ہیں لیکن شیاطین اور طعن و تشنیع سرکشی کرنیوالے حاسد حق کو جھٹلا نیوالے جو اولاد رسولؐ سے عداوت رکھتے ہیں مہدیؑ کی شان میں ایسی بات کہدیتے ہیں جو مہدی کے حال کے موافق نہیں

کقوله علیه السلام ستکثر لکم
الاحادیث من بعدی فاعرضوا علی
کتاب الله فان وافقوا فاقبلوا والا فردوا۔
هذا الحدیث مذکور فی الشاشی من نسخة
اصول الفقه وکذالك علی المهدیؑ که مطابق کلام اللہ است
و در مواهب زیر قول خداتعالی ویکفرون بما وراءه
میگوید چه کفر با نچه موافق چیزی کفر باشد بآں چیز فکذا
یلزم فی جمیع الحکم والاحوال بناء علیه مبرهن گشت
شخصی که تابع تمام قرآن و مصطفیٰ علیه السلام
است بعد آنکه صدق او از بسیار احادیث
و روایات و تفاسیر و نیز از جماعتهائے علما
مثل آنکه مذکور شد ثبوت یافته پس باید
دانست که هرچه موافق چنیں ذات
انبیاء صفات باشد ناسخ است
رحم الله من انصف

مانند قول کے قریب ہیں میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں زیادہ
ہو جائینگی پس پیش کرو تم ان کو اللہ کی کتاب پر اگر وہ موافق
ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو۔ یہ حدیث ذکر کیگئی ہے شاشی
میں جو اصول فقہ کی کتاب ہے اور اسی طرح مہدیؑ پر پیش
کرو کہ مہدیؑ مطابق ہے قرآن کے اور مواہب میں اللہ
تعالیٰ کے قول ویکفرون بما وراءه اور کفر کرتے
ہیں اہل کتاب اس چیز یعنے قرآن سے جو توریت کے سوائے
ہے) کے تحت کہتا ہے کہ کفر اس چیز کے ساتھ جو اس چیز کے
موافق سے ہو۔ کفر ہوتا ہے اس چیز کیساتھ پس اسی طرح
لازم آتا ہے تمام احکام اور احوال میں بنا بریں ثابت
ہو گیا کہ وہ ذات (مہدیؑ) جو تابع تمام قرآن و مصطفےٰ ہے
بعد اس کے کہ اس کی سچائی بہت سی حدیثوں اور روایتوں
تفسیروں اور علماء کی جماعتوں سے جس طرح کہ مذکور ہوئے
ثابت ہو گئی ہے تو پس جاننا چاہئے کہ جو چیز اس ذات انبیاء
صفات (مہدی) کے موافق ہو گی وہ ناسخ[1] ہے رحم کرے
اللہ اس پر جس نے انصاف کیا۔

[1] ملاحظہ ہو اصول الشاشی مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۸۳ سے ناسخ ہے یعنے اس کو کوئی منسوخ کرنیوالا نہیں ہے۔

المرقوم ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

راقم الحروف

خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

فہرست کتب مطبوعہ

مخزن شاہ دلاور رضؓ مترجم ---------------- ۴ر

مجمع الآیات مولفہ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ مترجم ۴۰ر

تصدیق الآیات ″ ″ ″ ″ ۲ر

شفاء المومنین ″ ″ ″ ″ ۸ر

فہرست کتب جو لائق طبع ہیں

انوار العیون مولفہ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ مترجم

لطمۃ المصدقین ″ ″ ″ ″

فضیلت افضل القوم ″ ″ ″

دلیل العدل والفضل ″ ″ ″

افضل معجزات المہدیؑ ″ ″ ″

محکمات ″ ″ ″

تکمیل الایمان ″ ″ ″

معدن الاداب ″ ″ ″

جامع الاصول ″ ″ ″

بعث الآیات مولفہ حضرت شاہ خوندمیر رضؓ مترجم

انصافنامہ مولفہ حضرت میاں ولیؒ مترجم

مخزن الدلائل مولفہ حضرت علامہ زماں قاضی منتجبؒ مترجم

سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ مترجم

رسالہ ہژدہ آیات مولفہ حضرت میاں عبد الغفور سجاوندیؒ مترجم

محکمہ دھاڑواڑ کے قاضی کے سوالات کا جواب مولفہ حضرت عالم معروف میاں صاحبؒ مترجم

ملنے کا پتہ انعام الرحیم خان مہدوی صدر جمعیت مہدویہ حیدرآباد دائرہ زمان پور مشیرآباد دکن مسجد گرامی ۶-۷-۹ حلقہ الف ۶ ۔

۲۹۷۶۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔